شریعت سب کے لئے حجت ہے چاہے علماء ہوں یا سادات یا عوام

از: شمیم احمد نوری سیوانی غفرلہ
سابق نائب قاضی شہر کان پور

سوال: علماء دین کا کیا حکم ہے اس مسئلہ ہیں کہ کیا تمام سادات کرام اہل بیت ہیں یا حضرت علی و فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر ہی اہل بیت کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔

نیز واٹس ایپ گروپ میں بحث کے دوران کچھ سیدوں نے دعویٰ کیا کہ سید سے کفر سرزد ہو ہی نہیں سکتا بلکہ ناممکن ہے حوالہ میں فتوی رضویہ کو پیش کرر ہے ہیں اور یہ بھی دعویٰ کرر ہے ہیں کہ سید کی ہر حال میں تعظیم واجب ہے جب تک کفر سرزد نہ ہو جائے اگر چہ فاسق و فاجر ہو حتیٰ کہ گمراہ ہی کیوں نہ ہو اس کو برا نہیں کہہ سکتے اس کا عمل جو بھی ہو وہ جانے اللہ جانے ہم کو تو صرف تعظیم ہی کرنی ہے" ان کا رد نہیں کرنا ہے کہ سادات کو تکلیف پہونچے گی۔

لہٰذا حضرت سے گزارش ہے کہ قرآن وحدیث و بزرگان دین اور مسلک اعلیٰ حضرت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں تا کہ فتنہ ختم ہو سکے اور حق واضح ہو جائے اور یہ بھی واضح کریں کہ سادات کے افعال فسق و فجور اور ضلالت و گمرہی کا رد کرنا جائز ہے یا نہیں۔

فقط والسلام: محمد شہزاد خان

سلطان پور خرد تھانہ جامو بازار ضلع سیوان بہار

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الجواب بعون الملک الوھاب: حضرت سید میر عبد الواحد بلگرامی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مستطاب سبع سنابل شریف میں فرماتے ہیں کہ یہیں سے یہ بھی جاننا چاہئے کہ اہل بیت کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم اصلِ اہل بیت، دوسری قسم داخلِ اہل بیت تیسری قسم لاحقِ اہل بیت۔

اصلِ اہل بیت تیرہ نفر ہیں۔ نو ازواج مطہرات اور چار صاحبزادیاں، اور داخل اہل بیت تین نفر ہیں۔ علی مرتضی اور حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اور لاحق اہل بیت وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالی نے ناپاکیوں اور گناہوں سے کلیۃً پاک کر دیا ہے اور ان کو کمال تقوی اور پاکیزگی عنایت فرمائی ہے خواہ وہ سادات ہوں یا غیر سادات۔ چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اگر چہ سید نہ تھے لیکن ناپاکی سے کمال طہارت کی وجہ سے اہل بیت سے لاحق تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ سَلۡمَانُ مِنَّا اَھۡلَ الۡبَیۡتِ۔ سلمان ہمارے اہل بیت سے ہیں۔

فصل الخطاب میں یہ بھی ہے کہ اہل بیت کی جانب منسوب نہ ہوگا مگر پاکیزہ خصال بھی ضروری ہے کہ جو ان کی جانب منسوب ہو وہ ان سے مشابہ بھی ہو لہٰذا ان کی جانب اسی کی نسبت کی جاتی ہے جس کی طہارت اور برگزیدگی کا حکم موجود ہو۔

یہ روایت بھی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے وہ کون قرابت دار ہیں جن کی تعظیم اور محبت ہم پر واجب ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ علی و فاطمہ اور ان کے بیٹے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ چار ہی مزید تعظیم کے ساتھ مخصوص ہیں۔

تو آپ نے مزید تعظیم اور محبت کا حصہ انہیں چار میں کیا نہ کہ دنیا بھر کے تمام سادات کا لہٰذا ایمان کا کمال طہارت کے کمال کی وجہ سے ہے نہ کہ سیادت کی نسبت سے اور اگر سیادت میں طہارت نہ ہو تو نسبت منقطع ہو جاتی ہے جیسا کہ نوح علیہ السلام کے بیٹے سے نسبت پسری و پدری ساقط ہوگئی خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا۔ اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ‌ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ: بیشک وہ تیرے گھر والوں میں ہرگز نہیں، بیشک اس کا عمل اچھا نہیں۔

سبع سنابل شریف کی مذکورہ بالا تحریرات واضحہ سے یہ روشن ہوا کہ اصل اہل بیت کا اطلاق حقیقی ازواج مطہرات اور چاروں صاحبزادیوں پر ہی ہوگا اور داخل اہل بیت کے معنیٔ حقیقی کی دلالت مطابقی فقط انہیں تین حضرات قدسیہ یعنی حضرت علی مرتضی اور حسنین کریمین رضی للہ تعالیٰ عنہم پر ہوگی جبکہ جمیع کمالات ومحاسن اور فضائل ومناقب میں یہ دونوں قسموں کے اہل بیت متحد بالذات ہوں گے نہ کہ متبائن رہی تیسری قسم لاحق اہل بیت کی تو تا قیام قیامت شریعت وطریقت نے عموم پر محمول کیا ہے اور اس قسم سوم میں نسل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرط نہیں ہے اسی وجہ کر لاحق اہل بیت کے معنیٔ حقیقی کو اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نفوس قدسیہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ناپاکیوں اور گناہوں سے کلیتاً پاک کر دیا ہے اور ان کو کمال تقویٰ اور پاکیزگی عنایت فرمائی۔ خواہ وہ سادات ہوں یا غیر سادات یہ عموم غیر سید اولیاء کرام وعلمائے ربانیین کو بھی شامل ہے پس قسم سوم کے معنی میں علمائے ربانیین کو بھی اہل بیت کرام کہنا سمجھنا جائز ہے اور یہ کمال طہارت کے سبب ہے (فتدبر) اور لیکن سائل کا یہ سوال کہ ''سید سے کفر سرزد نہیں ہوسکتا ناممکن ومحال ہے'' تو امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے امکان ذاتی کی نفی نہیں فرمائی ہے کہ محال لازم آئے بلکہ باب عشق ومناقب کے پیش نظر فرمایا نہ کہ باب فقہ کے مطابق۔ سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ ''سادات کرام پر عدم طریانِ کفر کہ اسی قدر کا فقیر مدعی نہ عدم امکان'' یعنی سید پر کفر طاری نہیں ہوگا ہاں کفر کا صدور بالذات ممکن ہے۔

کلام رضا کا خلاصہ یہ ہے'' عنداللہ علم الٰہی میں جو صحیح النسب سید ہیں ان پر کفر طاری نہیں ہوگا نہ ہر اس شخص کے لئے جو سید کہلاتا ہو اگر چہ واقع میں نہ ہو نیز اقول کے بعد فرماتے ہیں سید کہلانے سے واقعیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب

میں اگر چہ شہرت پر قناعت والناس امناء علی انسابھم: مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہوتو شہرت بغیر دلیل کے نا مقبول وعلیل اور کچھ آگے فرماتے ہیں اب اگر اس نسب کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہوتو امر آسان ہے اور ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے براہ دعویٰ سید بن بیٹھے ''غلہ تا ارزاں شود امسال سیدمی شوم'' اس سال سید بنوں گا تا کہ خوراک میں آسانی ہو نیز رافضی سید کا رد کرنے کے بعد امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ اس کے باپ دادا میں کسی نے اس کا ادّعائے سیادت کیا (سید ہونے کا دعویٰ کیا) اور جب سے یونہی مشہور چلا آتا ہو اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اس پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت نامہ ہے۔ علامہ محمد بن صبان مصری اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ وفضائل اہل بیت الطاہرین میں فرماتے ہیں کہ **و من این تحقق ذلك لقیام احتمال زوال بعض النساء و کذب بعض الاصول فی الانتساب** یعنی یہ کیسے ثابت ہوا جبکہ بعض عورتوں کی غلط کاری اور نسب بنانے میں مردوں کے جھوٹ کا احتمال ہے۔

یہ مذکورہ بالا تحریرات مبارکہ فتوی رضویہ جلد ۱۵ جلد ۳۰ جدید سے پیش کی گئی ہیں جن کے پیش نظر چند امور روشن ہو گئے۔

امر اول: یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو سید صحیح النسب ہے یعنی علم الٰہی میں نسل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے ہرگز ہرگز کافر نہ ہوگا اس کے لئے کفر محال شرعی ہے نہ کہ محال ذاتی اور یہی سید صحیح النسب واجب التعظیم ہے جب تک اس کا فسق و فجور اور ضلالت وگمرہی حد کفر تک نہ پہنچ جائے اگر معاذ اللہ حد کفر میں داخل ہو تو نسبت منقطع ہو جائے گا۔

امر دوم: یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو سید فقط مشہور ہے اور سند معتمد نہ رکھتا ہو تو ایسے ہی لوگ آسانی کے ساتھ اپنی ذاتی غرض کے تحت تعلّی اور غرور و تکبر کے ساتھ اپنے کو اہل بیت اور نائب غوث اعظم اولاد نبی اور اولاد سید مخدوم جہانیاں وغیرہ کثیر القاب مقدسہ لگا کر ہاتھوں کو چومواتے پھرتے اور قوم مسلم کو بے وقوف بنا کر نذرانے وصول کر کے اپنی اپنی کوٹھیاں بناتے رہتے ہیں اس غیر معتمد سیدوں کی تعظیم ہرگز واجب نہیں اور نہ ان سے مرید ہونا جائز بلکہ اگر غلطی سے مرید ہو گئے ہوں تو بیعت توڑنا واجب ہے اسی لئے اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ ''اب میں سید بنوں گا تا کہ خوراک میں آسانی ہو یعنی نذرانہ وغیرہ خوب خوب وصول کرونگا۔

امر سوم: یہ ہے کہ سید اگر چہ صحیح النسب ہی کیوں نہ ہو اگر وہ شریعت کے خلاف امور انجام دیتا ہے تو اس پر بھی فسق و فجور اور ضلالت وگمرہی کے احکام جاری ہوں گے اور ان کے اقوال و افعال حرام کا رد کیا جائے گا گو کہ ان کی نسبت سیادت کریمہ کا لحاظ ہر حال میں رکھا جائے گا کیونکہ نسبت سیادت کا احترام اور ہے اور منہیات شرعیہ کے ارتکاب

کے احکام کی سزا اور ہے اور یہ دونوں قابل غور ہیں لہٰذا اگر کوئی صاحب علم وفضل رد کرتا ہے تو یہ اسکا فرض منصبی ہے ہرگز ہرگز گستاخ اہل بیت نہیں نہ ہی گستاخ اولاد نبی ہے جو لوگ گستاخ، گستاخ کی رٹ لگائے بیٹھے ہیں وہ لوگ سادات کرام کے نانا جان علیہ التحیۃ والثناء کی شریعت کی خلاف ورزی کھلم کھلا کر رہے ہیں۔

خداوند قدوس اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل حق بولنے حق سننے حق پر شہید ہونے وخاتمہ بالخیر کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین۔

نوٹ: واٹس ایپ اور فیس بک پر سادات اور غیر سادات کہ درمیان چھڑی ہوئی بحث کی وجہ سے یہ حکم شرع شائع کیا جارہا ہے تاکہ شوشل میڈیا سے فتنہ ختم ہوسکے۔

کتبہ: شمیم احمد نوری سیوانی غفرلہ
سابق نائب قاضی شہر کان پور